www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

محمد ایوب گریوالوی

کیا امام ابو حاتمؒ نے امام بخاریؒ کو متروک الحدیث کہا ہے

امام الفقہاء والمحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ (المتوفی ۲۵۶) علم کی دنیا میں ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ ان کی امامت، جلالت، فقاہت اور حفظ و اتقان کے سب ہی معترف ہیں۔ ہمارے اسلاف میں سے بعض نے ان کی سیرت پر مستقل کئی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ کوئی کتنا ہی بلند مرتبت کیوں نہ ہو۔ اسے تنقید کا نشانہ ضرور بنایا گیا ہے، وہ تنقید درست ہو یا نہ ہو۔ لوگوں کے طعن و تشنیع سے کوئی بھی نہیں بچ سکا۔ امام ذہبیؒ کی کتاب "میزان الاعتدال" میں اور رجال کی دیگر کتابوں میں اس کی متعدد مثالیں مل سکتی ہیں۔ امام الفقہاء والمحدثین بخاریؒ بھی تنقید سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ ان پر بھی ان کے بعض معاصرین اور بعد والوں نے مختلف انداز سے طعن و تشنیع کیا ہے۔ اور تاہنوز کرتے آرہے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے مطاعن سے امام بخاریؒ کی عظمت و جلالت اور مقام و مرتبت میں کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ بعض کم علم لوگوں کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات ضرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ آج ہم اس مجلس میں جس بات کو زیرِ بحث لانا چاہتے ہیں اس کا بھی اسی سے تعلق ہے۔

امام نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ کی طرف سے بے جا دفاع اور وکالت کرنیوالوں نے اپنی حقیقت کو پردہ میں رکھنے کی غرض سے ایک غلط اور بے بنیاد شوشہ چھوڑا ہے کہ اگر امام ابو حنیفہؒ پر جرح کی گئی ہے تو کیا ہوا جرح سے کون محفوظ ہے۔ امام ابو حاتمؒ نے بھی امام بخاریؒ جیسی شخصیت پر جرح کی ہے۔ مگر اہل علم جانتے ہیں کہ امام نعمان بن ثابتؒ کوفی پر متعدد محدثین کرام کی واضح اور مفسر جرح ہے۔ ہم اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ کوفی امام پر کس کس نے جرح کی ہے اور کن لفظوں سے کی ہے؟ یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مستقل اور مخصوص نشست کا محتاج موضوع ہے۔ ہم اس وقت ان بعض مدافعین اور وکیلوں کے اس قول کو حقیقت بتانا چاہتے ہیں کہ امام ابوحاتمؒ، امام بخاریؒ کے جارح ہیں چنانچہ مولوی سرفراز خان صفدر دیوبندی کے شاگرد مولوی حافظ حبیب اللہ ڈیروی جنہوں نے رفع الیدین کے ترک پر ایک بھاری بھرکم بے فائدہ کتاب "نُورُ الصَّبَاحِ فِی تَرْکِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ بَعْدَ الْاِفْتِتَاحِ" لکھی ہے وہ اپنی اسی کتاب کے صـ۱۵۷ میں لکھتے ہیں۔

"بعض متعصبین نے حضرت امام اعظمؒ پر جرح کی ہے اور یہ جرح ہر ذیشان شخصیت پر ہوتی ہے حضرت امام بخاریؒ بھی جرح سے محفوظ نہیں رہے، چنانچہ امام ابوحاتمؒ امام بخاریؒ کو متروک الحدیث قرار دیتے ہیں۔" (مقدمۃ نصب الرایۃ صـ۵۸)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "امام ابوحاتمؒ و نسائیؒ متشدد و متعنت ہیں۔" نصب الرایہ صـ۵۸ میں ہے کہ امام ابوحاتمؒ نے حضرت امام بخاریؒ پر جرح کی ہے اور متروک الحدیث تک کہہ دیا ہے۔"

(نور الصباح صـ۱۱۰)

آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ نصب الرایہ کی عبارت کو بھی ایک نظر دیکھتے چلیں۔ مشہور متعصب و متعسف حنفی شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری جنہوں نے علامہ زیلعی حنفی کی کتاب "نَصْبُ الرَّایَۃِ فِی تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ

لہ یہ کتاب نور الصباح کیا ہے؟ اس پر مختصر مگر جامع تبصرہ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے اپنے رسالہ "اَلتَّحْقِیْقُ وَالْاِیْضَاحُ لِلَّبْسِ مَا فِیْ نُوْرِ الصَّبَاحِ" میں کر دیا ہے۔ یہ رسالہ مکتبہ سلفیہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ بندۂ ناچیز نے نور الصباح میں ڈیروی صاحب کی پیش کردہ پہلی دلیل پر متعدد اعتراضات لکھ کر بذریعہ رجسٹری ان کو بھیجے، مزید یکے بعد دیگرے چار رجسٹریاں بھیجیں۔ انھوں نے ان کو وصول بھی کیا ہے مگر تا ہنوز جواب سے مبہوت ہیں، ایک کا بھی جواب نہیں دیا باوجودیکہ میں نے بڑی سختی سے جواب کا مطالبہ کیا تھا۔ اعتراضات کی اصل کاپی میرے پاس محفوظ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الھدایۃ" پر ایک طویل مقدمہ لکھا ہے مقدمہ کے آخر میں کلمۃ فی کتب الجرح والتعدیل عنوان کے تحت ص۵۵ پر لکھتے ہیں:

"وکتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم فبعد ان تری فیہ کلامہ فی البخاری شیخ حفاظ الامۃ، ترکہ ابو زرعۃ وابو حاتم تعلم مبلغ تھورھم"۔

"امام ابوحاتمؒ کی کتاب الجرح والتعدیل میں جب آپ شیخ حفاظ الامۃ امام بخاری کے بارے میں ان کا (یعنی ابن ابی حاتم کا کلام ملاحظہ کریں گے کہ امام ابوزرعہؒ اور امام ابوحاتمؒ نے امام بخاری کو ترک کر دیا تھا، تو آپ کو امام ابن ابی حاتمؒ کے ساقط کلام کا اندازہ ہو جائے گا۔"

قارئین کرام! آپ کوثری اور ڈیروی کے اس کلام سے یقیناً چونک گئے ہوں گے۔ کہ امام ابوحاتمؒ نے امام بخاریؒ کو متروک الحدیث کہا ہے اور متروک الحدیث واقعی محدثین کرام کی اصطلاح میں ایک شدید جرح ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امام ابوحاتمؒ اور امام ابوزرعہؒ نے امام بخاریؒ پر جرح کی ہے اور نہ ہی انہیں متروک الحدیث کہا ہے۔ یہ کوئی امام کی طرف سے بے جا دفاع کرنیوالوں کی عجلت کا ثمرہ ہے۔ ہماری ناقص معلومات کے مطابق محدثین کرام میں سے کسی نے بھی امام ابوحاتمؒ کو امام بخاریؒ کا جارح نہیں قرار دیا۔ کوثری پہلا شخص ہے جس نے یہ غلط تاثر دیا ہے اور کوثری کی محدثین سے دشمنی اہل علم کے ہاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ کوثری کی اندھی تقلید میں ڈیروی نے اُسے اور بھی بُرے رنگ میں پیش کیا ہے۔

اب آئیے ہم آپ کو حقیقتِ حال واضح کریں کہ بات کچھ اور تھی، جسے عاقبت نااندیش لوگوں نے ایک دوسرے رنگ میں پیش کیا ہے۔ امام ابن ابی حاتمؒ نے کتاب الجرح والتعدیل ج ۷، ص۱۹۱ طبع بیروت میں امام بخاریؒ کا ترجمہ، ان لفظوں میں ذکر کیا ہے۔

"محمد بن اسمٰعیل البخاری ابوعبد اللہ قدم علیھم الری سنۃ مائتین وخمسین روی عن عبدان المروزی وابی ھمام الصلت بن محمد والفریابی وابن ابی اویس سمع منہ ابی وابوزرعۃ ثم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَكَا حَدِيْثَهٗ عِنْدَ مَا كَتَبَ اِلَيْهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ
اِنَّهٗ اَظْهَرَ عِنْدَهُمْ اَنَّ لَفْظَهٗ بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ ۔

ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ ۲۵۰ھ میں مقام رے آئے ۔ عبدان مروزیؒ ، ابوہمام صلت بن محمدؒ، فریابیؒ اور ابن ابی اویسؒ سے احادیث روایت کیں ۔ ان سے میرے والد (ابوحاتمؒ) اور ابوزرعہؒ نے سماع کیا ۔ پھر جب امام محمد بن یحییٰ نیشاپوریؒ نے ابوحاتمؒ اور ابوزرعہؒ کی طرف لکھا کہ امام بخاریؒ نے ہمارے ہاں لَفْظِيْ بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ عقیدہ کا اظہار کیا ہے تو انھوں نے حدیث ترک کر دی ۔"

قارئین کرام : غور کریں امام ابن ابی حاتم کے پیش کردہ اس ترجمہ میں کونسی ایسی عبارت ہے جس کا مفہوم یہ ہو کہ امام ابوحاتمؒ اور ابوزرعہؒ نے امام بخاریؒ کو متروک الحدیث قرار دیا ہے ۔ جیسا کہ ڈیروی تاثر دینا چاہتے ہیں ۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ امام محمد بن یحییٰ ذہلیؒ کے خط لکھنے کی وجہ سے ان دونوں نے سماع ترک کر دیا تھا ۔ اور یہ بات معمولی طالب علم بھی جانتا اور سمجھتا ہے کہ کسی استاذ سے ترکِ سماعِ حدیث ، شیخ کے متروک الحدیث ہونے کو مستلزم نہیں ، امام ابوحاتمؒ و ابوزرعہؒ کے ہمعصر امام مسلم بن الحجاج القشیریؒ محمد بن یحییٰ ذہلیؒ سے سماعِ حدیث کرتے تھے ۔ جب امام ذہلیؒ نے فرمایا :

اِلَّا مَنْ قَالَ لَفْظِيْ بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ فَلَا يَحْضُرْنَا فَقَامَ مُسْلِمٌ مِنَ الْمَجْلِسِ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ، ص ۵۸۹)

علامہ ابن خلکانؒ وفیات الاعیان ج ۵ ص ۱۹۴-۱۹۵ میں لکھتے ہیں :

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مَجْلِسِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ فِي اٰخِرِ مَجْلِسِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ بِاللَّفْظِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَحْضُرَ مَجْلِسَنَا فَاَخَذَ مُسْلِمٌ الرِّدَاءَ فَوْقَ عِمَامَتِهٖ وَقَامَ عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ وَخَرَجَ مِنْ مَجْلِسِهٖ وَجَمَعَ كُلَّ مَا كَتَبَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِهٖ عَلٰى ظَهْرِ حَمَّالٍ اِلٰى بَابِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى فَاسْتَحْكَمَتْ بِذٰلِكَ الْوَحْشَةُ وَتَخَلَّفَ عَنْهُ وَعَنْ زِيَارَتِهٖ

جب امام محمد بن یحییٰ کی مجلس کا دن تھا تو انھوں نے اختتامِ مجلس میں کہا جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَفْظِی بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ کا قائل ہے وہ ہماری مجلس میں نہ آیا کرے
امام مسلمؒ نے اپنی پگڑی کے اوپر چادر لی اور لوگوں کی موجودگی میں اٹھ کھڑے
ہوئے اور امام ذہلیؒ کی مجلس سے چل دیئے۔ اور پھر جو کچھ بھی امام ذہلی سے
احادیث لکھی تھیں وہ ایک آدمی کی پیٹھ پر رکھ کر ان کی طرف بھجوا دیں۔ اسی
وجہ سے ان کے مابین چپقلش مستحکم ہو گئی اور امام مسلمؒ آئندہ کے لیے امام
ذہلیؒ کی زیارت سے بھی محروم رہ گئے۔

اس واقعہ کو تقریباً انہی لفظوں سے حافظ ابن حجرؒ نے ھدی الساری فی مقدمۃ فتح الباری ص۴۹۱ میں بھی ذکر کیا ہے۔ اس واقعہ کو پیش کرنے سے مقصود یہ ہے کہ امام ابوحاتمؒ اور ابوزرعہؒ نے جن کے کہنے پر امام بخاریؒ سے سماعِ حدیث ترک کر دیا تھا خود اسی امام سے امام مسلم بن الحجاجؒ نے بھی سماع ترک کر دیا تھا۔ تو کیا اس وجہ سے امام ذہلیؒ کو بھی متروک الحدیث قرار دیا جا سکتا ہے؟ کوثری و وڈیروی صاحبان کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کسی محدث نے امام مسلمؒ کے ترکِ سماع کے باعث امام ذہلی کو متروک الحدیث کہا ہے؟ اگر نہیں کہا اور یقیناً نہیں کہا تو آخر اس کی وجہ؟

پھر اس طور پر بھی غور کریں کہ امام ذہلیؒ کی جس بات کے پیشِ نظر امام ابوحاتمؒ و ابوزرعہؒ نے امام بخاریؒ سے ترکِ سماع کیا تھا وہ امام بخاریؒ میں سرے سے تھی بھی یا کہ نہیں؟ امام بخاریؒ کو جب یہ معلوم ہوا کہ میرے بارے میں بعض لوگ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں تو انھوں نے سختی سے اس کا انکار کیا۔ امام بخاریؒ کے دوسرے شاگرد امام محمد بن نصر مروزیؒ فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنِّیْ قُلْتُ: لَفْظِیْ بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ فَهُوَ كَذَّابٌ فَاِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ، فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ قَدْ خَاضَ النَّاسُ فِیْ هٰذَا فَاَكْثَرُوْا فَقَالَ لَيْسَ اِلَّا مَا اَقُوْلُ لَكَ۔"

میں نے امام بخاریؒ سے سنا انھوں نے فرمایا جو یہ کہتا ہے کہ میں لَفْظِی بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ کا قائل ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے۔
مروزیؒ کہتے ہیں، میں نے کہا اے ابو عبداللہ لوگ تو اس بارے میں بہت کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا، میں نے آپ کے کہہ جو دیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اس کا قائل نہیں ہوں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ جس بات کے پیش نظر امام ابوحاتمؒ و ابوزرعہؒ نے امام بخاریؒ سے ترک سماع کیا تھا وہ محض پروپیگنڈا تھا۔

ہماری یہ توضیح اس پر موقوف ہے کہ اگر ہم امام ابن ابی حاتمؒ کے نقل کردہ کلام کو امام بخاریؒ کے بارے میں جرح تسلیم کرلیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سے نہ تو جرح ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ امام ابوحاتمؒ و ابوزرعہؒ نے کبھی بھی امام بخاریؒ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ دونوں امامؒ، امام بخاری کے مداح اور اُن کے حق میں اچھی رائے اور خیالات رکھنے والوں میں سے ہیں حافظ ابن حجرؒ "ذکر طرف من ثناء اقرانہ وطائفۃ من اتباعہ علیہ الخ کے عنوان کے تحت سب سے پہلے انہی دونوں اماموں سے امام بخاریؒ کے بارے میں ثناء نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ الرَّازِيُّ لَمْ تُخْرِجْ خُرَاسَانُ قَطُّ اَحْفَظَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَا قَدِمَ مِنْهَا اِلَى الْعِرَاقِ اَعْلَمُ مِنْهُ

(ھدی الساری صـ ۴۸۴)

امام ابوحاتمؒ نے فرمایا خراسان کی زمین نے محمد بن اسمٰعیل (بخاریؒ) سے زیادہ صاحب حفظ نہیں نکالا، اور خراسان سے عراق کی طرف اُن سے زیادہ صاحب علم نہیں آیا۔"

حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب ج ۹ صـ ۵۴ میں اور خطیب بغدادیؒ نے تاریخ بغداد ج ۲، صفحہ ۲۳ میں اس قول کو ذکر کیا ہے۔

امام ابوزرعہؒ فرماتے ہیں:

"فَمَا رَاَيْتُ خُرَاسَانِيًّا اَفْهَمَ مِنْهُ" (تہذیب التہذیب ج ۹، صـ ۵۵) میں نے خراسانیوں میں امام بخاریؒ سے بڑھ کر زیادہ صاحب فہم نہیں دیکھا۔

محمد بن حریث فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوزرعہؒ سے عبداللہ بن لہیعہؒ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تَرَكَهُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ امام بخاریؒ نے اُسے ترک کر دیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مطلب یہ کہ جب امام بخاریؒ نے اُسے ترک کر دیا ہے تو یہ ثقہ کیسے ؟

یہ دلائل مقتضی ہیں کہ امام ابو حاتمؒ و ابو زرعہؒ امام بخاریؒ کو متروک الحدیث سمجھتے تھے اور نہ ہی ان پر کسی اور طرح سے جرح کرتے تھے۔ یہ محض کوثری اور ڈیروی کا امامین پر الزام ہے۔ اگر ہم اُسے جرح تسلیم کریں تو جس کوفی امام سے کوثری اور ڈیروی صاحبان نے بے جا دفاع کیا ہے خود ان کے بارے میں یہی کلمات ثابت ہیں۔ چنانچہ یہی امام ابن ابی حاتمؒ کتاب الجرح والتعدیل جلد ۸ ص۴۴۹ میں امام نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ کے ترجمہ میں امام صاحب کے شاگردوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثُمَّ تَرَکَہُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِآخِرَةٍ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ ذٰلِكَ

امام عبداللہ ابن مبارکؒ نے آخر میں ابو حنیفہؒ کو ترک کر دیا تھا (بلکہ ڈیروی صاحب کے ہاں ترجمہ یوں ہونا چاہیے کہ ابن المبارکؒ نے ابو حنیفہؒ کو متروک الحدیث قرار دیا)۔ میں نے اپنے والد ابو حاتمؒ سے سنا انھوں نے یہ فرمایا۔

امام ابن المبارکؒ کے اس قول کے پیش نظر محدثینِ کرام میں سے کسی نے بھی امام ابو حنیفہؒ کو متروک الحدیث نہیں قرار دیا۔ اگرچہ امام ابو حنیفہؒ کے جملہ جارحین میں ابن المبارکؒ بھی شامل ہیں اور وہ جرح بھی معقول ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوثری نے "نصب الرایہ" کے مقدمہ میں، اور ڈیروی نے "نور الصباح" میں جو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ امام ابو حاتمؒ نے امام بخاریؒ کو متروک الحدیث کہا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ اور اس قسم کی دیگر چند باتیں محدثین دشمنی کا مظہر ہیں۔ ہماری اس مختصر توضیح سے بھی ڈیروی صاحب کی کتاب "نور الصباح" کے مافیہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ موصوف نے کئی ایسے رواۃ جو واقعی متروک الحدیث بھی ہیں ان کو ثقہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اگرچہ اس عمل میں ان کو کتنے ہی پاپڑ کیوں نہیں بیلنے پڑے۔ مگر دوسری طرف رفع الیدین کی روایات کے متفقہ ثقہ رواۃ کی تضعیف میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حالانکہ یہ اہلِ علم کا شیوا نہیں ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ